رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | یہ اخبار ہر جمعہ کو بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۰ جولائی سنہ ۱۹[illegible]ء | نمبر ۲۹

سکولوں کی کتابیں

اردو

اردو کی پہلی کتاب ....

اردو کی دوسری کتاب ۲/

اردو کی تیسری کتاب ۲/

اردو کی چوتھی کتاب ۳/

رومن اردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اردو کی دوسری کتاب ۲/

رومن اردو کا قاعدہ ینگ صاحب کا [illegible]

فارسی اردو کا قاعدہ [illegible]

سی پی ٹی ایس سکول ڈپو

[illegible]

تسلی بخش اشتہاروں کا نمونہ

حرفتی کام کی تجاویز

[illegible]

دستور العمل نور افشاں

[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

یہ سب کتابیں کرسچن بک سوسائٹی لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی ایل ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول۔ مِن تصنیف ایڈورڈ اے آنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۰۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور استاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے۔ پر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ۔ قیمت ۴ر روپیہ ۸ر +

صحت جسمی۔ مِن تصنیف قاضی پیر محمد لودہیانی۔ فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۱۰ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے

انجیل برنباس۔ مِن تصنیف عبداللہ صدا ز کاترہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۱۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم۔ مِن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹل صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اردو اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اردو ۸ر۔ اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض۔ ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۳ر۔ ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر۔ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور بسار آبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدا گئی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اردو قیمت ۱ر +

ذات وچار۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اردو ۳ر +

دائی گری۔ مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اردو عہ فارسی اردو ۳ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں۔ یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مددوی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت عہ +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

۳۰ جون لندن ۔ روزنامہ اکبری کی ایک سرکاری تاربرقی میں بیان ہے کہ ۲ جون کو سیدی سعید میں پیکار جنگ ہوئی ۔ ترکوں اور عربوں کے بڑے گروہ جنگ کے طور پر آئے تھے ۔ گہری خندقوں میں دیکھے گئے ۔ اطالیہ کی فوج کے دو دستوں نے تین جنگی جہازوں کی مدد سے ان پر حملہ کیا ترکوں کو شکست حاصل ہوئی اور ان کے آٹھ آدمی زخمی ہو گئے۔

۲۷ جون کو جو اہل اطالیہ مارے گئے تھے ان کی فہرست تسلیم کے بعد شائع ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جنگ میں ستائیس آدمی اطالیہ کی فوج میں کام آئے تھے۔

برلن سے دیرینگ ۔۔ میل کی دوڑ ہوائی جہازوں پر ہوئی جس میں ۲ آدمی چلے تھے لیکن آخر تک صرف ایک ہی پہنچا جس نے اس ۱۰ صد گز ... گھنٹے میں طے کیا۔ میری لینڈ سے خبر آئی ہے کہ نفشت ہیر ... اور نفشت ... ہوائی جہاز سے ... گر گئے اور مر گئے۔

مدراس ۔ اطلاع ہے ایک پوسٹ ماسٹر سپتھ ... ہوا کہ اس نے ایک عورت کا ... روپیہ کا منی آرڈر دینی چاہی کہ انگوٹھے کا نشان لگا کر وصول کر لیا ۔ عورت نے عدالت میں بیان کیا کہ اس نے روپیہ وصول پائے اور اس نے اپنے انگوٹھے کے نشان کو پہچانا لیکن گورنمنٹ کے نشان جانچنے والوں نے کہا کہ یہ نشان پوسٹ ماسٹر کے انگوٹھے کا ہے اور وہ پوسٹ ماسٹر سیشن سپرد ہیں۔

گوا میں بہت بلوے اور خرابیاں مچی ہوئی ہیں اور پولس وغیرہ کا کچھ انتظام وہاں نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں کے باشندوں نے پرتگال کو لکھا ہے کہ ہندوستان کو فوج بھیجیں تاکہ گوا میں انتظام ٹھیک ہو۔

ایسکس کی کشتی کمیٹی نے ۱۰ لڑکوں کا کلاس جن کی ... کے عمر کا کھولا ہے۔

کناڈا کی گورنمنٹ نے اندازہ کیا ہے کہ امسال گیہوں کی پیداوار ... جو پچھلی رہی ہو کہ گذرے سال کی پیداوار سے کروڑ بشل زیادہ۔

اطالیوں نے طرابلس سے ... میل مشرق کی طرف بشینا میں توپیں بھیجی ہیں۔ اب وہ وہاں کا ساحلی شہر فتح کر لیں گے۔

کراچی کے کمشنر مسٹر لارنس کی بیوی جب ۳۰ جون کو سرکاری باغ سے واپس آرہی تھیں ۔ ان کا گھوڑا بھڑکا ۔ اس لئے گھی اور گاڑی پاش پاش ہوگئی جوان کے پہیوں پر سے ہو کر گذری صدمہ سخت پہونچا کہ وہ جانبر نہ ہو سکیں ۔ اہل شہر کو ان کی وفات کا بہت افسوس ہے کہ وہ غربا کی امداد میں ہمیشہ مصروف رہتی تھیں ۔ جن خدمات کے صلہ میں گذشتہ سالگرہ کے دن ان کو قیصر ہند کا تمغہ عطا کیا گیا تھا۔

اسٹیمین کا نامہ نگار کالمبو ٹائمز سے خبر دیتا ہے کہ ۲۸ جون کو بہاسے کے جنوبی علاقہ میں جو لڑائی ہوئی تھی اس میں ... اور ... مارے گئے نیز ... ہاتھی دریا میں ڈوب کر مر گئے۔

کپورتھلہ میں مقدمہ بازی کے جھگڑوں کی بندش کے لئے کورٹ فیس کی شرح اضافہ کی گئی ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ آدمی میں باہمی مصالحت کا شوق پیدا ہو اور مقدمہ بازی کا شغل بڑھنے نہ پائے ۔ دیوانی کے مقدمات میں جہاں رقم متنازعہ ایک ہزار تک ہو دس فیصدی فیس لی جائے گی ۔ دعوے جائداد کے مقدمات کی بابت ... فی صدی اور پچاس روپیہ فیس ہوگی۔

رنگون کے پاگل خانہ میں سخت بیماری ... آدمی مر گئے اور ... مبتلا ہیں۔

تبت میں چین کے خلاف مذہبی جنگ چھڑی گئی اس میں ... میں ... ہیں۔

اخبار کی بہار

اخبار الاہرام قاہرہ کو قسطنطنیہ سے ایک تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ ٹرکی وزارت نے مدینہ منورہ و مکہ معظمہ کے مابین ریلوے لائن کی تعمیل اکثر الضروریات مدرج کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور شریف سلطان مکہ کا بھیجا جاتا ہے۔ افواہ ہے کہ عربی قبائل جو حرمین کے آس پاس بود و باش رکھتے اور زمانہ حج میں بہت دخل رکھتے اگرچہ پہلے کیسے ہیں اور ان کی خواہشات ہیں کہ سیج ریلوے لائن کی مخالفت کرتے ہیں اور ترکوں کے برخلاف بغاوت کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں اور انہوں نے اس کی قسم کھائی ہے کہ کسی طرح ریلوے کو مکہ معظمہ تک نہ پہنچنے دینگے۔ لیکن امید لگائی جاتی ہے کہ اول تو یہ افواہ غلط نکلے گی۔ اور اگر اعراب کی طرف سے کوئی مخالفت بھی ہوئی تو ترک حکمت عملی اور مصلحت اندیشی سے اس پر غالب آجائینگے۔ اور ساری دنیائے اسلام کی یہ تمنا پوری کرینگے کہ حرمین شریفین ریلوے کے سلسلہ سے باہم پیوستہ ہو جائیں۔

چین کی نئی جمہوری سلطنت نے اپنے جھنڈے سے قدیم چینی عفریت کو اڑا دیا ہے جو پانچوں بادشاہوں کی علامت تھی۔ اس کی بجائے پانچ رنگوں کی دھاریاں بنا دی ہیں۔ مسٹر ایس برلاز نے مانچسٹر گارڈین میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کی طرح چین میں بھی مختلف رنگوں کے جدا جدا مطلب ہیں۔ یہ پانچ رنگ سرخ نیلگوں زرد سفید اور سیاہ ہیں۔ سرخ رنگ سے چین خاص کے اٹھارہ صوبجات مراد ہیں۔ نیلگوں کا مطلب صوبہ چینی ترکستان کا ہے۔ کیونکہ روس میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اور نیلگوں مسلمانوں سے مخصوص ہے۔ سبز رنگ تو ہے مگر نیلگوں معلوم نہیں کیوں بنا لیا۔ البتہ چینیوں کا قومی رنگ زرد ہے۔

رومتہ الکبریٰ سے ایک اطلاع آئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بمقام مرشلہ سخت لڑائی ہوئی۔ اطالین فوج نے علی الصبح توپخانہ کے ساتھ ہزار ترکوں پر حملہ کیا۔ جنہوں نے مورچوں میں جا کر پناہ لی لیکن وہاں سے انکو بھگا دیا۔ ترکوں کے پانچ سو سپاہی کام آئے۔ اس کے ساتھ ہی اطالین فوج نے ترکوں کے خیموں پر پہلو کی جانب حملہ کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ اطالین فوج میں ۸ سپاہی کام آئے ۲۰ زخمی ہوئے۔

ٹیونس کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ماہ نومبر گذشتہ کے فسادات ٹیونس کے متعلق جو لوگ گرفتار کئے گئے تھے ان میں سے سات آدمیوں کی نسبت سزائے موت کا حکم صادر کیا گیا۔ پانچ کو قید سخت اور بیس آدمیوں کو قید محض کی سزا مختلف میعادوں کی دی گئی ہے۔

ملک آئرلینڈ کے کوٹنی بلین بے شمار مویشی کھر اور منہ کے مرض میں مبتلا ہیں اور لورپول کاسل اور ویکفیلڈ میں بھی اس طرح کی بیماریاں مویشیوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور آئرلینڈ کی تجارت مویشی بند ہو گئی ہے۔ شمالی حصہ ملک آئرلینڈ میں مویشیوں کی فروخت کی ہر شہ بیل تاکم بیماری کے سبب سے وہ سب بند کر دی گئیں۔

مقام رہنیاس کے اثیسوں میں ایک سخت آندھی کے آنے سے بیشتر آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ یہ آندھی رہنیا کے اُس حصہ میں آئی جہاں کا غبار زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ دو سو مکان اس کے سبب سے مسمار ہو گئے۔ اور محض ٹیلیفون ایکسچینج کی عمارت کے گر جانے سے پچاس شخص ہلاک اور دو سو آدمی زخمی ہوئے اور ہلاک شدہ تیس نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔

بوسٹن کا تار مظہر ہے کہ ایک لیڈی مس سپرٹ گزنی نامی ہوائی جہاز میں سوار ہونے والی معہ ایک مسافر کے ہمراہ ہوائی جہاز سے گر پڑی تھی کہ ایک ہزار فٹ کی اونچائی سے ۵۰ فٹ گہرے پانی کے اندر گر پڑی اور دونوں جاں بحق ہو گئے۔ وہ طیارہ جس میں اڑتی ہوئی جا رہی تھیں کہ بحر اٹلانٹک کے کنارے شہر اٹلانٹک سے جب نصف میل تک اڑ چکا تھا پھٹ گیا۔ اڑتے ہی اور سات ہوائی جہاز اڑانے والے مر گئے۔ ۵ ہزار شخصوں نے یہ مصیبت ناک نظارہ بچشم خود دیکھا پہلے تو شعلے نظر آئے بعد اس کے ٹکڑے ہو گئے۔

قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی ڈپٹیوں کے چیمبر نے ایک مسودہ قانون جو جلدی میں وزارت نے پیش کیا تھا منظور کر لیا ہے۔ یہ بل ان افسروں اور سپاہیوں پر سزا عاید کرنے کی اجازت دیتا ہے جو ملکی معاملات میں دلچسپی لیں۔

حضور ملک نے جب سے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ اس زمانہ سے آج اول مرتبہ آپ بلیس تھیٹر میں تماشہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ تھیٹر خوب ہی سجا ہوا تھا۔ مگر دریاں ہاتھوں کی چک دمک نہیں نظر آتی تھی۔ ملک معظم اور ملکہ نے نہایت دلچسپی کے ساتھ تماشہ ملاحظہ فرمایا۔

سالیٹ کالشون میں طوفان سے بہم شخصوں کو نقصان پہنچا ہے ۲۲ لاکھ کا مال تلف ہوا طوفان صرف ۳ منٹ تک قائم رہا۔ پچھ غلہ کے گودام گر گئے۔ ۳ گرجا بہت سے گودام اور ۳ مکانات غارت ہو گئے۔ فوجی قانون جاری کر دیا گیا ہے اور فوج اس مقام کی حفاظت میں مصروف ہے۔

مسٹر ٹاٹا نے ۱۴ سو پونڈ سالانہ کا وظیفہ لنڈن یونیورسٹی کو دیا ہے کہ وہ افلاس اور مصیبت کے اسباب کی جستجو کرے اور انکے دفعیہ کی تدابیر سوچے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

احساس باطنی

نمبر ۲

سننے کی حس جسم میں کانوں کے وسیلے سے کام کرتی ہے۔ مگر احساس روحانی میں سننے کے لئے جسم کے کان کام نہیں آتے بلکہ یہ کام سننے کے کانوں سے انجام پاتا ہے جس کی نسبت ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے کلام مقدس انجیل میں اکثر ارشاد فرمایا کہ جس کے سننے کے کان ہوں وہ سنے۔ کیونکہ روحانی باتیں سننے کے لئے سننے کے کان درکار ہیں جسکا مطلب ہے کہ احساس روحانی قدرت نے جسمی کانوں کے علاوہ انسان کو بخشا ہوا ہے جس کے سبب سے انسان روحانی باتوں کو سنتا اور سمجھتا اور ان پر عمل کر کے خدا کا مقرب اور نجات کا مستحق بنجاتا ہے۔ جس طرح سے ہم پیچھے ذکر کر آئے ہیں کہ یہ کام جو ہاتھوں اور پاؤں اور آنکھ وغیرہ سے جسم میں ہوتے ہیں وہ روحانی معنوں میں احساس باطنی سے پورے ہوتے ہیں جنکا ہونا روح انسانی کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کی اغراض احساس ظاہری سے پوری نہیں ہو سکتی ہیں۔ بلکہ احساس باطنی یا روحانی سے ہونگی۔ اگرچہ خدا نے انسان کو اپنا کلام بخشا ہے کہ وہ اپنے جسم کے کانوں سے اسے سنے لیکن باتوں کی حقیقت تک پہنچنا اسی حالت میں ہو سکتا ہے کہ جب ہماری روح اُن سے فیضیاب ہووے اور وہ احساس باطنی سے فیضیاب ہو سکتی ہے نہ کہ صرف جسمانی احساس سے۔ کیونکہ سننے کے کانوں کے ساتھ سمجھنے کا دل بھی چاہئے اور یہ روح القدس کا ہے جسکے لئے وہ سننے کے کان بھی جسم کے علاوہ دوسری قسم کے

ہوتے ہیں۔ بلکہ ذریعہ وہ روحانی فیض حاصل کرتا ہے۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۲

اگرچہ علمی ترقی روز بروز ہوتی جاتی ہے مگر تاہم وہ جیسا کہ چاہئے ہر قسم کے طبقہ کے لوگوں نے اس سے فیض حاصل نہیں کیا اکثر دیہاتی لوگ اس نعمت سے محروم ہیں اور روز بروز فیسوں کے زیادہ ہونے اور دیگر ضروریات کے بڑھ جانے سے بہت لوگ اپنے بچوں کو تعلیم دلا نہیں سکتے۔ اور زیادہ مشکلات بڑھتی جاتی ہیں جن سے اندیشہ ہے کہ موجودہ صورت بھی قائم نہ رہیگی۔ اگرچہ بہی خواہان قوم بپایہ رہی کوشش کے ذریعہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں فیسوں کے متواتر بڑھ جانے سے بڑی رکاوٹیں ہو گئی ہیں۔ اور آئندہ کو صاحب استطاعت لوگ ہی علم سیکھا کرینگے اور بہت سے لوگوں کو محروم رہنا پڑیگا۔ تاہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں بہ نسبت گزشتہ زمانوں کے علمی مشاغل میں خاطر خواہ ترقی ہے اور بہت سے لوگ اعلیٰ علمی لیاقتوں کو حاصل کر کے اور عہدے پاکر فارغ البالی سے گزر اوقات کرنے کے لائق ہو گئے ہیں بلکہ مطبع جاری ہونے سے کتابوں کی تصنیفات کا سلسلہ بھی ترقی کر گیا ہے اور اس کے ساتھ چھاپہ خانہ وغیرہ کی بھی ایجاد ہوئی ہے قسم قسم کی ترقیاں ہو گئی ہیں اور بہت سے مفید نوبات اور سنگین ملک کی بہتری و بہبودی کے لئے بکل ہو گئی ہیں جن سے فائدہ کثیر پہنچ رہا ہے۔

سچ پوچھو علم دنیا کی تمام برکتوں کا منبع اور چشمہ ہے۔ علم ہی سے عقل روشن ہو جاتی ہے۔ علم ہی سے دولت پیدا ہو جاتی ہے۔ علم ہی سے عزت اور عہدے ملتے ہیں۔ علم سے جسمانی اور روحانی ہر دو جہان کی کل نعمتیں حاصل ہوتی ہیں کسی شاعر نے سچ کہا ہے

بے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

علم کے بغیر انسان انسانیت کے درجہ سے نیچے حیوان کے درجے تک گرجاتا ہے جس قوم نے اس ضروری نعمت کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی روحانی اور جسمانی حالت عروج پر پہنچ گئی ہے۔ آج ہمارے سامنے ممالک یورپ اور امریکہ کا نظارہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ جہاں علم کا پایہ اونچے درجے تک اٹھا ہوا نظر آتا ہے۔ تو وہاں کس چیز کی کمی ہے تمام دنیاوی نعمتیں اہل یورپ و امریکہ کو حاصل ہیں۔ دولت عزت جاہ و جلال سب کچھ حاصل ہے۔ اگر کوئی پوچھے کس وجہ سے ان ملکوں کی یہ حالت ہوگئی ہے تو اس کا صرف یہی ایک جواب ہے کہ علم کے ذریعہ سے یہ سب عروج ان کو حاصل ہوا ہے اور اگر ہمارے ملک کی ابتری کا باعث پوچھے تو صرف یہ ہے کہ علم ہمارے ملک سے جاتا رہا تھا۔ اب ہم کو یورپ اور امریکہ کا مشکور ہونا چاہئے کہ مقدم الذکر اپنی حکومت کے ذریعہ سے اور موخر الذکر اپنی دینی اشاعت کے ذریعہ سے ہم کو علمی برکتوں سے فیضیاب کرنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ ان کے یہ نیک انتظام اور بندوبست زیادہ مستقل طور پر قائم رہیں تاکہ ہمارا ملک تمام قسم کی برکتوں سے ان ممالک کی طرح عروج کے درجے تک پہنچ جاوے اور اس کی گری ہوئی حالت سنبھل جاوے۔

مرنے کے بعد انسان کہاں جاتا ہے

یہ سوال بڑا بھاری اور مشکل ہے۔ کیونکہ انسان کے بدن میں ایک وہ چیز ہے جس کو روح کہا جاتا ہے۔ اس کی تمنا اور غرض اس دنیا میں تمام نہیں ہوتی۔ بلکہ ہو نہیں سکتا کہ وہ پوری ہو سکے اپنی غرض کے نیست ہو جاوے۔ اس لئے اس کا مقصد اور مدعا عاقبت یا اگلی دنیا میں ضرور پیدا ہوگا۔ یہ روح کی خواہش ہے جو بغیر کسی ضروری غرض کے نہیں ہے۔ جو انسان ایک

ہوتی ہے اس عجیب خبر ہے کیونکہ اس کو غیب کا علم آئینہ کا علم نہیں ہے۔ مگر اس علم کا حاصل نہ ہونا اس کی خواہش کو دبا نہیں سکتا۔ مگر جو بیہودہ ایک دن اس پر گھٹیا سا ہوا اور اس کی کچھ شہرت بہت کم ہوا ہو کیونکہ کلام اللہ میں یکسر ہو گیا ہے جیسا کہ بتلایا گیا ہے کہ پاک لوگوں کی روحیں بہشت کی زندگی حاصل کریں گی اور ناپاک لوگوں کی روحیں بہشت سے دور ہیں جاویں گی اور جو لوگ اس بیان کو سچ نہیں جانتے وہ بھی شک اور شبہ میں پڑے رہتے ہیں اور ایسی باتوں کو ہنسی میں اڑاتے ہیں۔ چنانچہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۱۲ء میں ایک کا بیان درج تھا جو مذاق کے پیرایہ کے نیچے لکھا گیا تھا۔ مشہور ہے کہ لاہور میں بہت ہی خواہشمندان تفریح کا مجمع تھا۔ دل لگی کی غرض سے ایک صاحب نے تجویز کیا کہ اس معاملہ پر بحث کی جاوے کہ مرنے کے بعد انسان کہاں جاتا ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ حشر کے روز تک زمین کے اندر رہتا ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ ہوا میں گھومتا پھرتا ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ بھوت بنکر درختوں پر رہا کرتا ہے۔ غرض جتنے منہ اتنی ہی باتیں تھیں۔ معاملہ کسی طرح فیصل نہ ہوتا تھا۔ آخر ایک شخص مستعد ہو گیا۔ وہ انکسار اور سنجیدگی سے کہنے لگا صاحبو میں اور کچھ جانتا نہیں البتہ یہ بات یقینی ہے کہ مرنے کے بعد انسان یا تو [illegible] کے باغ میں جاتا ہے۔ یا بہو کے آوے میں۔ واضح رہے کہ اول الذکر وہ جگہ ہے کہ جہاں لاہور کے ہندو مردے جلائے جاتے ہیں۔ اور آخر الذکر وہ جہاں مسلمان دفن ہوتے ہیں۔"

بغیر کسی حاشیہ چڑھانے کے ہم ذیل کی تحریر کو [illegible] مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۱۲ء سے نقل کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ سماج پولیٹکل حیلہ کرانے میں لگے ہوئے ہیں۔

"ہم نے اخبارات وغیرہ کی معرفت کو پیش کر کے گذشتہ ہفتہ ایک آرٹیکل کے ذریعہ یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اکثر آریہ سماجیوں کے خیالات اور ان کی شرکت کے باعث دہارمک اور صرف دہارمک حیثیت رکھنے والا آریہ سماج رفتہ رفتہ ایک پولیٹکل جماعت ہو گیا ہے۔ ہم نے زور دیا تھا کہ آریہ سماج کو اس پولیٹکل تحریک سے پاک و صاف کرنا ایک سچے آریہ کا اولین فرض ہے۔ ہمارے اس لیڈنگ آرٹیکل پر آریہ سماجی سخت ناراض ہو رہے ہیں۔ مگر یہ ان کی بیوقوفی اور ناعاقبت اندیشی ہے۔ ہم پھر آواز بلند کہتے ہیں کہ آریہ سماج کو پولیٹکل جماعت میں تبدیل ہونے سے نہایت سختی کے ساتھ روکنا چاہئے۔ ورنہ اس کا نتیجہ خود ایسے خیال رکھنے والے آریوں اور دیگر اہل ملک اور والئی ملک سب کے لئے خطرناک ہو گا۔ صرف [illegible] پرکاش اور [illegible] نے گذشتہ ہی دنوں ان خیالات کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ لاہور کے اخبار ہندوستان مطبوعہ [illegible] سال میں ایک لیڈنگ آرٹیکل نکلا تھا جس کا ایک حصہ حسب ذیل درج کرتے ہیں۔

"برخلاف اس کے آریہ سماجی نئے حالات میں تھے سماجوں کے مطابق زندگی بسر کرنا اپنا دھرم سمجھتے ہیں۔ ان کا دماغ اپنے نفس میں بالکل آزاد ہے۔ وہ ہر ایک قسم کی اصلاح کی جد و جہد کرتا ہے۔ خواہ اصلاح سوشل ہو خواہ مذہبی یا پولیٹیکل۔ پس یہ قدرتی بات تھی کہ جب ۱۹۰۷ء میں پنجاب میں پولیٹیکل اصلاح کی تحریک پیش ہوئی۔ تو اس نے اپنی طرف سب سے زیادہ تعداد میں آریہ سماجیوں کو کھینچا۔ گو بعض غلط کار لوگوں نے اس پولیٹکل اصلاح کے بالکل غلط معنے سمجھ کر ایسی باتیں کیں جن کا خیال کرتے ہوئے بھی آج ہمیں اس وقت بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ مگر یہ تحریک بذاتہ ایک باضابطہ دستوری تحریک تھی۔ اور اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس ملک کے باشندوں کا یہ منشا تھا کہ بھارت کے ملکی معاملات میں جہاں تک ممکن ہو اصلاح کی جاوے۔ اس تحریک میں ان لوگوں کی اکثریت تھی جو مذہب سے آریہ سماجی تھے اور جو بحیثیت آریہ سماجی کے نہیں بلکہ اپنی پرائیویٹ واحد حیثیت میں خود جذبات سے متاثر ہو کر اس میں شامل ہوتے تھے محض پولیٹیکل اصلاح کو مد نظر رکھتے تھے۔ یہ سچ چھپا نہ ہو گا۔ اگر ہم اس امر کا اعتراف نہ کریں کہ اس پولیٹیکل تحریک نے آریہ سماجیوں کو غیر آریہ سماجیوں کی نسبت اپنی طرف زیادہ کھینچا۔ آریہ سماجیوں کا دماغ اصلاح کی طرف نسبتاً مائل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس تحریک کی طرف جس کی بنیاد میں پولیٹیکل اصلاح کا اصول کام کرتا تھا۔ فوراً کھنچ گئے۔"

اس تحریک کا حشر کیا ہوا۔ اس سوال کا جواب دینے کی یہاں ضرورت نہیں۔ کیونکہ ناظرین اس سے واقف ہیں۔ نہ ان غلط کار لوگوں کی بیہودہ حرکتوں کی تشریح کرنے کی ضرورت ہے۔ جو اگر ہمارے بھائیوں کے ہاتھوں ظہور پذیر نہ ہوتیں۔ تو ۱۹۰۷ء کی پولیٹکل تحریک یقیناً ایک نہایت مفید اور بار آور تحریک ثابت ہوتی۔ مندرجہ عبارت اوپر بھی صاف الفاظ میں بتا رہی ہے۔ کہ پولیٹکل تحریک میں زیادہ تعداد آریہ سماجیوں ہی کی تھی۔ جس کو بدقسمتی ایک باغیانہ اور دستوری تحریک بتلایا گیا ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں کون شخص کہہ سکتا ہے کہ موجودہ ویدک دھرم کا تعلق کسی قسم کی پولیٹکل تحریک سے ذرا بھی نہیں ہے۔ ابھی وقت ہے کہ نیک دل اور دور اندیش آریہ سماجی اور [illegible] کام اس امر کی کوشش کریں کہ آریہ سماج سے پولیٹکل عناصر بالکل خارج کر کے آریہ سماج کو محض ایک دہارمک اور سماجی ہی کی حالت میں رکھا جاوے۔"

ریاست [illegible] کی ایک تار برقی میں بیان ہوا ہے کہ [illegible] میں اطاعت اور [illegible] حاصل ہوئی اس پر پارلیمنٹ میں نہایت گرمجوشی اور [illegible] کا اظہار کیا گیا۔

اقتباس

خیال و وہم کا زور

گزشتہ سے پیوستہ

ارے کل تو کوئی میرا آنا رجحاب میں دیکھتا ہوں نہ تھا۔ تم نے کیا کیا۔ جلد بتاؤ۔

مریض درد سے اچھلتا رہا تھا۔ تب ہی جگر کے مقام پر ہلکا ہلکا آہستہ سے ہاتھ رکھ کر اس نے جگر کی حالت ڈاکٹر دیکھی۔ مگر کل تو اس میں ذرا بھی کسی طرح کی خرابی نہ تھی۔

مریض۔ بہت برا ہے میرا۔

ڈاکٹر۔ تمہیں کیا تکلیف ہے۔ تم تو رات میں بھی نہیں سوئے۔

مریض۔ بے شک آپ کا خط آپ نے تو مجھے لکھا کہ میری تلی بہت ہی بڑھ گئی ہے۔

ڈاکٹر۔ وہ کیا خط ہے۔ میں نے تمہیں لکھا تھا کہ فقط ایک مہینہ کی چھٹی لیکر سمندر کے کنارے سیر کو جاؤ۔ پھر تم تندرست اور تازہ دل ہو جاؤ گے۔

مریض نے خط دکھایا۔ تب تو ڈاکٹر پڑھتے ہی بولا۔ یہ کیا گڑبڑ ہو گیا۔ میرے منشی نے تو ایک اور مریض کا خط تمہارے لفافہ میں ڈالدیا۔ تب تو مریض چنگا ہو بیٹھا اور ہنسا۔ اسی وقت چنگا ہو گیا۔ اس اسی رات میں جیسا کا تیسا ہو گیا۔

مگر مزہ یہ ہوا کہ وہ دوسرا مریض جسکے لفافہ میں اس کا خط تھا … ہو گیا۔ یہ دوسرا تب دق کا مریض خود پڑھکر خوش ہوا کہ کیا مہینہ کی چھٹی میں سمندر کے کنارے سیر کرنے سے صحت حاصل ہو جاویگی۔ … اور وہ بھی … ہو گیا لیکن آج وہ بھی … اچھی حالت میں ہے۔ خدا … کرم …

مفید کہانی

بچوں کے لئے

ایک جنگل کے نزدیک ایک اناج کا کھیت تھا۔ دو چالاک لڑکوں نے اس کھیت میں تیتری کا گھونسلا دیکھا جس میں انڈے اور اس کے انڈے پڑے تھے۔ وہ دونوں لڑکے ہوشیاری سے کوشش کرنے لگے کہ تیتری کو پکڑ لیں اور آخر کار انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کے انڈوں کو بھی اٹھا لیا۔ اب تقسیم کے بارے میں اس طرح سے جھگڑا پیدا ہونے لگا۔

چالاک لڑکا بولا کہ تم انڈے لے لو اور میں تیتری لوں گا۔ انڈوں کی آسی ہی قیمت ہے کہ جتنی تیتری کی ہے۔

چھوٹا لڑکا کہنے لگا مگر جیسا ہی ہے تو انڈے تم رکھ لو اور تیتری مجھکو دیدو۔

اس پر جھگڑا بڑھ گیا اور ایک دوسرے کو لاچنے لگا۔ اور … نوبت پہونچی۔ اور جب وہ اس طرح لڑ رہے تھے تو چھوٹے لڑکے کے ہاتھ سے تیتری اڑ گئی۔ اور چھوٹے لڑکے کے پاؤں کے نیچے آکر انڈے بھی ٹوٹ گئے۔ دونوں کے ہاتھوں میں کچھ نہ رہا اور وہ خالی ہوکر خاموش رہ گئے۔

ضرورت

ایک ماسٹر جس پاس انٹرنس … اور … مڈل پاس … گرلس اینگلو ورنیکل سکول … کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں … ہیڈ ماسٹر … سکول … کے نام آنی چاہئیں۔

مراسلات

مسیح میں قائم زندگی

گزشتہ سے پیوستہ

مسیح کا حکم۔ مسیح کا حکم کیا ہے۔ جس پر چل کر ہم محبت میں قائم رہ سکتے ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ یوحنا ۱۵: ۱۲۔ اس امر میں اور دیکھو ۱۳: ۳۴ و ۱ یوحنا ۳: ۲۳ و ۴: ۲۱۔

مسیح کی دعا۔ مسیح نے نزع سے پہلے دعا کی کہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں وہ بھی ہم میں ہوں۔ تا دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہے میں نے انہیں دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ میں ان میں اور تو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دنیا جانے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تو نے مجھ سے محبت رکھی ان سے بھی محبت رکھی۔

یوحنا ۱۷: ۲۱-۲۳۔ مسیحیوں کی آپس کی یگانگت مسیح کے باپ کی طرف سے بھیجے جانے کا ثبوت ہے۔ اور دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا۔ پیارے بھائی اگر ہم آپس میں محبت رکھیں تو … دنیا … کہ مسیح خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہے دنیا اس بات پر … آپس کی محبت … ہے۔

شاگرد ہونے کا ثبوت۔ خداوند فرماتا ہے کہ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانینگے کہ

تم میرے شاگرد ہو یوحنا ۱۳: ۳۵۔ یعنی کی محبت مسیح کے شاگرد ہونے کا ثبوت ہے۔ ہماری سنڈے سکول کے لوگ ہم کو مسیح کے شاگرد نہ جانینگے بلکہ ہماری محبت سے۔ لیکن افسوس ہے کہ کتنے مناد اور دیگر مسیحی کارکن آپس میں عداوت رکھتے ہیں۔ یوحنا کہتا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ خدا سے بھی جسے اس نے نہیں دیکھا محبت نہیں کر سکتا۔

۱ یوحنا ۴: ۲۰۔ ہر انسان خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا۔ اگر تم اپنے بھائی سے جو خدا کی دیدنی صورت ہے محبت نہیں رکھتے جو کہ ان دیکھی صورت ہے کس طرح محبت رکھ سکتے ہو۔ اس لئے یہ دعوٰے کرنے والے کو جھوٹا کہا گیا ہے۔ عداوت رکھنے والے کی ذات جھوٹا ہو سکتا ہے کہ جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نور میں ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ ابھی تک تاریکی ہی میں ہے جو کوئی اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نور میں رہتا ہے اور ٹھوکر نہیں کھائیگا لیکن جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی ہی میں چلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہے کیونکہ تاریکی نے اس کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں ۱ یوحنا ۲: ۹-۱۱۔ پیارے بھائی کیا کوئی زندگی ہے جو رکھا سکتا ہے۔ جو مناد یا پاسبان کسی سے عداوت رکھتا ہے وہ واضح ہے کیا وہ مناد یا پاسبان بننے کے قابل ہے۔ پھر یوحنا لکھتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکلکر زندگی میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں جو محبت نہیں رکھتا وہ موت کی حالت میں رہتا ہے جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے اور تم جانتے ہو کہ کسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی نہیں رہتی۔ ۱ یوحنا ۳: ۱۴-۱۵ کیا جو آپ موت کی حالت میں رہتا ہے خونی ہے وہ ہمیشہ کی زندگی کا پیغام سنا سکتا ہے؟ محبت کے بغیر مناد کی ساری لیاقت اور خوبیاں لا حاصل ہیں۔ وہ ٹھنٹھناتا پیتل اور جھنجھناتی ہوئی جھانجھ ہے۔ بہت سے بزرگ تو اب تک سمجھتے ہیں کہ مسیح میں قائم زندگی کو حاصل کرنے کے لئے بزرگوں کی طرح کسی گپھا میں جا کر کانٹ میں بیٹھکر مسیح کی محبت کا تصور باندھنے کی ضرورت نہیں بلکہ روزمرہ کے کاروبار میں اپنے بھائی سے محبت رکھکر مسیح کی محبت میں قائم رہ سکتے ہو۔ جس محبت سے مسیح نے گنہگاروں کے واسطے اپنی جان دی اسی محبت سے گنہگاروں کو مسیح کے پاس لانے کی کوشش کرو اسی کا نام مسیح کی محبت میں قائم رہنا ہے۔

قائم زندگی قبول شدہ دعا کی شرط ہے ایک اور بات غور طلب ہے۔ خداوند فرماتا ہے کہ اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائیگا یوحنا ۱۵: ۷۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دعا سنی جائے تو چاہئے کہ مسیح میں قائم زندگی حاصل کریں۔

کیا کوئی ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کر سکتا ہے قائم زندگی محبت کی زندگی ہے۔ مسیح کی محبت میں قائم ہونا ہے جیسکے لئے شاگردوں سے محبت رکھنا فرض ہے اب آخری سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ہم کو مسیح کی اس محبت سے جس میں ہم قائم ہوتے ہیں جدا کر سکتا ہے؟ پولس کہتا ہے کہ کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کریگا مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار؟ چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیرے خاطر دن بھر جان سے مارے جاتے ہیں ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گنے گئے۔ مگر ان سب حالتوں میں اس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھکر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھکو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے۔ اس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکیگی نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ حال کی نہ استقبال کی چیزیں نہ قدرت نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق۔ رومیوں ۸: ۳۵-۳۹۔

راقم پادری بی بی [illegible] صاحب

انتقال پر ملال

اے موت تیرا ڈنک کہاں۔ اے قبر تیری فتح کہاں؟ ہم نہایت غم و افسوس کے ساتھ ناظرین کو مطلع کرتے ہیں کہ ہماری عزیزہ بہن آئیوی۔ وی۔ سائیڈ [illegible] چار سال تک عارضہ دق میں مبتلا رہکر [illegible] کو بوقت ایک بجے دوپہر بمقام [illegible] اس سرائے فانی کو چھوڑ کر ملک جاودانی کو رحلت کر گئیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو غم والم میں تنہا چھوڑ گئیں۔ نہایت صبر و دلیری کے ساتھ اس عزیزہ نے اپنی تمام تکلیف کو برداشت کیا ہمیشہ اپنے پیارے منجی کو یاد کرتیں اور اس سے تسلی پاتی رہیں۔ اپنی اس تکلیف دہ بیماری کی وجہ سے نہ کبھی کڑکڑائیں اور نہ کبھی کوئی شکایت زبان پر لائیں۔ آخری وقت جب کچھ بے چینی محسوس کی تب بھی بڑے اطمینان و استقلال کے ساتھ یہ کہتی رہیں اے باپ جلد مجھے اپنے پاس بلا۔ خدا کا پاک کلام اور ڈیلی لائٹ Daily Light کا ہر وقت مطالعہ کیا کرتی تھیں۔ یہ دونوں کتابیں ان کی بیماری میں سب سے زیادہ عزیز تھیں۔ جب زیادہ کمزوری کی وجہ سے ان کو زیادہ استعمال نہ کر سکیں۔ تو دعا پر ان کا زیادہ زور رہا اور اپنے دوست اور رشتہ داروں کو بار بار دعا کرنے کو کہا کرتی تھیں۔

رحلت سے قبل شب کو جب ان کے دوست اور اقارب نے ان سے رخصت چاہی تو [illegible] کہ کہا

مگر آپ لوگ ضرور مانگتے جاتے ہیں جو مہربانی سے دعا کر کے جایئے۔ غرض دعا ہی اُن کی زندگی و خوشی تھی۔

جب اُن کی ہمشیرہ نے دریافت کیا کہ کیا وہ مسیح کے پاس جانے کو تیار ہیں تو فوراً جواب دیا کیوں نہیں۔ بیشک میں اپنے پیارے مسیح کے پاس خوشی سے جانے کو تیار ہوں۔ اس سوال پر اُن کو کچھ تعجب ہوا کیونکہ وہ اپنے آسمانی باپ سے ملنے کے لئے بالکل تیار تھیں۔ آخری وقت تک اپنی ہمشیرہ سے بات چیت کرتی رہیں۔ اور کسی طرح کی گھبراہٹ ظاہر نہ کی۔ جب یہ دریافت کیا گیا کہ آیا وہ اپنے بھائیوں میں سے کسی کو اس موقعہ پر بلانا چاہتی ہیں تو صرف یہ جواب دیا کہ میرا پیار و سلام سب کو دینا۔ میں سب بھائیوں کی نہایت شکر گذار ہوں۔ انہوں نے میری بہت خدمت کی۔

جب اُن کا آخری وقت قریب آن پہنچا تو اپنی ہمشیرہ کو جو چائے کے لئے ان سے علیحدہ ہو گئی تھیں۔ جب وہ آئیں اور دریافت کیا کہ وہ کیا چاہتی ہیں تو کہا کچھ نہیں صرف میرے پاس کھڑی ہو جایئے۔ بعد ازاں اُن کو ایک مرتبہ غور سے دیکھ کر کہا "مسٹر اب میں جاتی ہوں۔" اور یہ کہکر آنکھیں بند کرلیں اور مسیح کی گود میں سو گئیں۔

آہ کیا مبارک موت ہے۔ موت کے بعد بھی اس عزیزہ کے چہرہ پر ایک عجیب نور نمایاں تھا۔ ایک دوست کا جو موت کے وقت اُن کے پاس موجود تھا اور بہت غور سے ان کے چہرہ کو دیکھتا تھا۔ بیان ہے کہ کوئی آثار تکلیف یا جانکنی کے ان کے چہرہ پر نہ تھے بلکہ اس کے برعکس یہ بات دیکھی گئی کہ ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی میں نے بہت موتیں دیکھیں لیکن ایسی مبارک موت کبھی نہ دیکھی تھی۔ بیشک یہ خدا کی برگزیدہ بندی تھی کاش کہ ہم سب کی موت بھی اس پیاری بیٹی کی مانند ہو۔

یہ اپنی اس مختصر سی ہی زندگی میں بھی نیک چال چلن کے ذریعہ سے مسیح کو ہمیشہ ظاہر کرتی رہیں۔ یہ علم اور حلم کی تصویر تھیں۔ ان کی زندگی پاک و بے عیب تھی۔ خدا کرے کہ ہم سب کو بھی ایسی ہی توفیق عنایت کرے کہ ہماری بھی ایسی ہی مبارک زندگی ہو۔

ان کی پیدائش ۵ مئی ۱۹۰۲ء کو ہوئی تھی۔ انہوں نے کچھ عرصہ تک ڈیسینٹری سکول فیض آباد میں تعلیم پائی اور مڈل پاس کرنے کے بعد کرسچن کالج لکھنؤ میں ایف اے تک تعلیم پائی۔ بعد ازاں ایک سال سیتاپور میں کام کر کے لکھنؤ واپس آئیں اور میڈیکل کالج میں نرسنگ کی تعلیم شروع کی۔ دو سال ہوئے وہ خدا کے جلال کے لئے تیار ہو رہی تھیں۔ لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اس نے یہی بہتر سمجھا کہ اس کو اپنے پاس بلا لے جس کی جدائی سے اس کے عزیزوں کے گھر کی رونق جاتی معلوم ہو گئی اور ان کے دلوں پر غم چھا گیا۔

یہ اپنی تعلیم ختم کرنے نہ پائی تھیں کہ ان کی طبیعت ناساز ہو گئی اور پھر جلدی ہی نے ایسا غلبہ کیا کہ تمام کوششیں بے حاصل ہوئیں۔ اگرچہ اس عزیزہ کی جدائی کا غم نہایت زیادہ ہے۔ تاہم یہ یقین کہ اب وہ پیارے مسیح کی گود میں آرام سے ہے اور کہ ہم پھر اسے دیکھیں گے۔ ہمارے لئے تسلی ہے۔ کاش کہ ہم سب کی زندگی اور موت ایسی ہی ہو۔

ناظرین سے التماس ہے کہ اس عزیزہ کے خاندان کو اپنی دعاؤں میں یاد کرتے رہیں۔

(مسز) ڈی۔ سی۔ بی

حال ہی میں چینیوں اور تبتیوں کے درمیان لہاسہ کے گرد و نواح میں سخت لڑائی ہوئی۔ جس میں آٹھ سو آدمی ہلاک ہوئے اور سینکڑوں تبتی دریا میں غرق ہوئے

(پرکاش)

علاج لاجواب

صاحبان فی زمانہ حضور مسیح میں کوئی شبہ نہیں کرتا۔ آجکل کے حکیم و ڈاکٹر صاحبان کچھ کا کچھ کیا کرتے ہیں۔ جیسے کہ مثل مشہور ہے ایک شہر میں کسی آدمی نے اودی رنگ کا عطر یا گلاب مشک عنبر خرید رکھے تھے کہ ایک شریف آدمی نے عطر خریدنے کی خواہش کی اور اس کو دیا۔ جب کچھ عرصہ سے عطر مانگا تو بغل سے نکال کر دکھا دیا اور بولا رنگ تو ایک ہی ہے۔ اسی طرح کے بہت ڈاکٹر و حکیم دنیا میں گندم نما جو فروش ہیں۔ اور دعا بھی ہوتی ہے۔ کرتی ہیں کہ یہ بہت بکتے ہیں اور عجب ہے کہ دنیا بھی ظاہری نمائش پر دیکھ کر فریفتہ ہو جاتی ہے۔ خواہ ان ڈاکٹر صاحبان سے کچھ حصول ہو یا نہ ہو۔

صاحبان میں آپ کی خدمت میں چند سطور خدا کی منظوری کو حاضر ہو کر عرض کرتا ہوں۔ ایک ضلع میں ڈاکٹر خیر الدین صاحب عجیب لاجواب حکیم و ڈاکٹر ہیں۔ عجب تاثیر بے نظیر خدا نے ان کے ہاتھ میں دی ہے جس بیمار کا علاج کرتے ہیں وہ صحت پذیر ہو جاتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ کوئی فیس وغیرہ نہیں۔ اگر کوئی صاحب خوشی سے دیوے تو قبول کرتے ہیں۔ مگر آجکل کے ڈاکٹر صاحبان گھر سے تب نکلتے ہیں جب وہ فیس کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ چاہے تب تک بیمار مر ہی جاوے۔

صاحب موصوف نے ایک لڑکی کا علاج میرے سامنے کیا جو کہ سات سال سے عتائیس کی بیمار تھی اور بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں نے جواب دے دیا تھا۔ نسخہ ایک شربت کی بوتل جس کی قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲) تھی ہاں سات سال کی بیماری سات دن میں جڑ سے نکال دی۔

ایک شخص کو ایک مہینے سے آئینہ کا ہمیشہ چڑھا رہتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے دو دن کے اندر بفضل خدا اچھا کر دیا ان کی اس فہم و فراست پر بڑی تعجب آتا ہے۔

صاحبان میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ میری اس تحریر کو درست خیال کیجئے ہرگز نہیں۔ مگر آپ اُن کو آزماویں اور اُن کی نقل کر رکھیں اور اُن کے نایاب علاجوں سے صحت پذیر ہوں ہر قسم کی بیماری سخت سے سخت کیوں ہو وہ اُس کا علاج کرینگے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ بعون خدا اُن کا علاج کارگر ہوگا۔ آپ اُن کے علاجوں کے بارے میں مزید کیفیت شفاخانہ اوکاڑہ سے دریافت کر سکتے ہیں۔ جو صاحب چاہے اُن کو بذریعہ خط و کتابت اپنا سارا حال لکھیں اور صاحب موصوف اُن کا علاج و صلاح بذریعہ خط و کتابت کرینگے۔

الراقم۔ ایس۔ سے خان۔ اوکاڑہ۔

کلام خدا کی کیا ضرورت ہے؟

گذشتہ سے پیوستہ

ذرا اِس بات پر غور کریں کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جو کلام خدا کی ضرورت کو معلوم نہ کرتی ہو۔ اور جو کلام آلہی کی ضرورت کو محسوس نہ کرتی ہو۔ اسی سبب سے دنیا میں ہر قوم اور ہر مذہب والے کسی نہ کسی ایک کتاب ہے جس کو وے کلام آلہی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کتاب ہی ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔ جیسے ہنود بیدوں کو خدا کا کلام یا دھرم شاستر مانتے ہیں۔ اور محمدی قرآن کو خدا کا کلام مانتے ہیں اور پارسی زند اوستا کو۔ اور ہم مسیحی کتاب مقدس کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ مگر اگر خیال کیا جاوے تو سوائے بائبل کے باقی سب مذہبوں کی کتابیں کیا ایک دوسرے کے خلاف ہیں اور اُن کی تعلیم ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نہیں ہو سکتی جانب سے نہیں ہو سکتی ہیں۔ مگر ہاں جیسے اوپر بیان کیا گیا کہ ہر قوم ایک کتاب اپنے واسطے رکھتی ہے غرض دنیا میں کوئی بھی قوم ایسی نہیں جو مذہب نہ رکھتی ہو اور کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جس میں کلام خدا مانا جاتا ہو۔ مگر سب مذہبی کتابیں نبوت کی محتاج ہیں کہ آیا یہ سب جانب اللہ ہیں یا نہیں۔ ان سب میں صرف ایک ہی کتاب ہے جو منجانب اللہ ہے باقی سب ملحوظ و معرض بحث میں ہیں۔ کتاب جو منجانب اللہ ہے صرف بائبل ہی ہے دوسری اور کوئی کتاب نہیں۔ بائبل ہزاروں ثبوتوں سے ثابت کی گئی ہے کہ صرف یہی کتاب خدا کی طرف سے انسان کو عطا ہوئی ہے سوائے بائبل کے اور کوئی کتاب انسانوں کی ہدایت کے واسطے نہیں بخشی گئی ہے یہاں اس بات کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں جانا گیا صرف بائبل ہی وہ کتاب ہے یا نہیں کیونکہ یہ صد ہا بلکہ ہزاروں صد قسموں سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ غرض عام بزرگ کے خیالوں اور نیز شوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ لوگ کلام خدا کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایک ایسی کتاب ہو جو خدا کی طرف سے ہو جو آدمیوں کی ہدایت اور نجات کے واسطے ہو۔

پھر اِس بات پر بھی ذرا غور کریں کہ صرف زمانہ حال کے عالم لوگ اس کی ضرورت کو معلوم کرتے ہیں بلکہ زمانہ سلف کے لوگ بھی اس کی ضرورت کو معلوم کرتے تھے۔ جو بڑے بڑے عالم اور فاضل ہو گذرے ہیں۔ وہ بھی اس کی ضرورت کو معلوم کرتے تھے۔ جیسا ہم ان کے خیالوں پر غور کرتے ہیں جو حکما کہلاتے تھے تو دلیل کی باتیں ان سے حاصل ہوتی ہیں۔ وے لوگ خدا کی ہستی روح کی بقا نیک و بد میں فرق ہونا وغیرہ میں متفق نہ ہو سکے بلکہ نہایت مختلف تعلیم دی کسی نے کچھ سکھلایا کسی نے کچھ۔ پھر وہ جو بڑے بڑے عالم تھے انہوں نے خود اس بات کا اقرار کیا کہ دینی حقایق یا حقیقی بنا کلام آلہی کے معلوم نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ افلاطون جو سب سے بڑا فلاسفر ہو گذرا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم کسی ایسے شخص کا انتظار کرینگے جو خواہ وہ خدا ہو یا صاحب الہام ہو جو ہمیں دینی باتوں کی تعلیم دے سکے۔ وہ ہماری آنکھوں کی تاریکی دور کر سکے۔ ایک اور جگہ وہ کہتا ہے کہ اگر زیادہ اور کم خطرناک راستہ ہم کو نہ ملے اور اگر کلام آلہی کی نیاد کشتی میسر نہ ہو تو ہم کو انسانی خیالوں پر چل کر نجات کرنا چاہئے اور ان کو ایک تختہ تصور کر کے اسی کے وسیلے زندگی کے خطرناک سمندر سے گذرنا چاہئے۔ اور مدینوں میں سیسرو نام ایک مشہور شخص اُن خیالات کا ذکر کر کے جو مختلف حکما نے روح کی نسبت بیان کئے تھے یہ کہتا ہے کہ خدا ہی جانتا ہے کہ ان خیالات میں کونسا درست ہے۔ مگر کون یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کونسا خیال درست ہے مشکل ہے۔ غرض سلف کے عالموں کی تعلیم پر یا ان کے اقوال پر غور کریں تو دونوں سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی عقل اُن کی ہدایت کے واسطے کافی نہیں۔ بلکہ وہ کلام آلہی کا محتاج ہے۔ اگر کوئی کہے کہ زمانہ سلف کے زمانہ میں ایسی روشنی نہیں تھی جیسے زمانہ حال کے عالموں میں ہے۔ یہ زمانہ ترقی کا ہے اور اب زیادہ روشنی کا زمانہ ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ زمانہ حال کے لوگ بھی تو عاقبت کی بابت یا کہتے ہیں کہ عاقبت کی کون جانتا ہے۔ جو کچھ ہمارے لفظوں میں اس دنیا میں گذر رہا ہے اسی پر ہم لوگ قناعت کریں آگے کا حال کون جان سکتا ہے۔ اس سے بھی صاف معلوم ہے کہ زمانہ حال کے عالم بھی بنا کلام آلہی کے حقایق دینی نہیں معلوم کر سکتے ہیں۔ مگر کوئی کہے کہ اگر کلام آلہی کی انسانوں کو اس قدر ضرورت ہے تو کیوں بہت سے آدمی اس ضرورت سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کلام آلہی کی کچھ ضرورت نہیں عقل انسانی اس کے واسطے کافی ہے۔ جو آدمی ایسا کہتے ہیں ان کا جواب دو طرح پر ہو سکتا ہے۔

(۱) جواب اُن کے کہنے کا پہلا سبب یہ ہے کہ اُن کو عاقبت کا مطلق خیال نہیں گو وہ انکار کیا کرتے ہیں مگر اُن کا دل دنیا میں پھنسا رہتا ہے۔ اور سچائی کی تلاش نہیں



کرتے ہیں ان کی روح مردہ ہوگئی ہے۔ اور روحانی حاجات ان کے دل میں پیدا نہیں ہوتی ہیں۔ اور کلام الٰہی جو روحانی خوراک ہے اس کی ان کو حاجت نہیں ہوتی ہے۔

(۲) دوسرے بعض لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بہت سی کتابیں ہیں جو [illegible] کہتے ہیں کہ کوئی سب سچی نہیں اگرچہ کہ بتلایا جاتا ہے کہ خدا کی کتاب منسوب ہے اور وہ اپنے ثبوت کو پیش کر چکی ہے۔ تو ہم جواب دیتے ہیں کہ ہمیں کلام الٰہی کی ضرورت ہے کیونکہ عقل انسانی کافی نہیں۔ مذکورہ بالا بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے واسطے کلام الٰہی کی ضرورت ہے اور یہ ایک بڑی نعمت ہے جو خدا کی طرف سے انسان کو بخشی گئی۔ گو عقل انسانی کو ہم کم نہیں [illegible] جس طرح کہ ہے ہم بہت [illegible] گو دور ہے ہم اس کی دور کی [illegible] کا حال دریافت کر سکتے ہیں [illegible] عقل انسانی سے [illegible] کا سوال [illegible] خدا کی [illegible] اس کی ذات کا [illegible] معلوم کر سکتے ہیں۔ [illegible] اس کا مستحق ہو

[illegible]

خداوند یسوع نے [illegible] کہ میں نے بیٹا [illegible] انہوں نے مجھ سے سرکشی کی [illegible] اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدھا اپنے صاحب کی چرنی کو لیکن [illegible] نہیں جانتے ہیں [illegible] نہیں سوچتے ہیں۔ [illegible] ایک قوم ہوگی [illegible] بدکاروں کی نسل [illegible] انہوں نے خداوند کو ترک کیا اسرائیل کے قدوس کو حقیر جانا اس سے بالکل پھر گئے یسعیاہ ۱: ۲ تا ۴ [illegible] انسان کا فرض ہے کہ اپنے مالک و خالق [illegible] کو قبول کرے اور اس کی فرمانبرداری کرے تاکہ خدا کی [illegible] قبول ہوتے ہیں۔

لیکچر نمبر ۲

[illegible] دوم

کلام مقدس کا [illegible] اور اس کا [illegible]

کلام الٰہی کے [illegible] پر عمل کرنے کے بارہ میں ہم کو اس سے کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

پہلے ہم [illegible] کہ کلام الٰہی کی انسان کے واسطے بڑی ضرورت ہے [illegible] انسان [illegible] عقل انسانی [illegible] کے واسطے [illegible] اس [illegible] نے [illegible] کی نسل سے [illegible] انسان کو [illegible] جس سے [illegible] کو معلوم کرنے [illegible] اور [illegible] کلام الٰہی کے [illegible] کے بارہ میں غور کریں گے۔

[illegible]

کتاب مقدس [illegible] کی تعلیم [illegible] میں [illegible] خاص باتیں [illegible] ہیں۔

۱- پہلی یہ کہ کتاب مقدس کا مصنف خدا ہے۔

۲- اس کا [illegible] کی ضرورت [illegible]۔

۳- بائبل کی باتوں کو [illegible] اس پر عمل ضرور [illegible] ہوتا ہے۔

۵- کتاب مقدس کو جہان میں پھیلانا [illegible] فرض ہے۔

۶- کتاب مقدس کا [illegible] ہونا۔

مسیحی لوگ کتاب مقدس کو الہامی کتاب [illegible] خدا [illegible] کی معرفت [illegible] کی معرفت [illegible] ہمارے [illegible] تک پہنچ گئیں۔ بائبل مقدس کے دو حصے ہیں [illegible] ایک [illegible] اور دوسرے [illegible] مسیح [illegible] کہا گیا [illegible] مسیح کے آسمان پر [illegible] ہدایت سے [illegible] دونوں میں [illegible] سے [illegible] زیادہ [illegible] دونوں [illegible] بائبل [illegible] جیسے [illegible] ایک دوسرے [illegible] ہماری [illegible] بھی ایک سلسلہ چلا آیا ہے جس کے دونوں حصے ملے ہیں وہ سلسلہ خداوند مسیح ہے جس کا ذکر [illegible] میں [illegible] مسیح کی پیشینگوئیاں [illegible] بیان ہے پس دونوں حصے [illegible] ایک ہی کتاب مقدس [illegible] مسیح کی

مانتے ہیں اس میں دیگر قوموں کے اور ہمارے بڑا فرق ہے ہندو لوگ وید کی بابت کہتے ہیں کہ وہ انادی ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ برہما کے منہ سے نکلا اور بعض کہتے ہیں کہ رشیوں اور منیوں سے ہو گیا غرض ہندوؤں کے چاروں ویدوں کا پتا نہیں لگتا۔ محمدی کہتے ہیں قرآن شریف جبرئیل فرشتہ کی معرفت محمد صاحب کو ملا۔ مگر ہم مسیحی ایسا نہیں مانتے ہیں۔ ہم لوگ مانتے ہیں کہ خدا نے اپنی روح کی ہدایت سے نبیوں اور رسولوں کی معرفت اپنا کلام لکھوایا لکھنے والوں کے ساتھ خدا کی روح تھی جس کی ہدایت سے وہ غلطی اور خطا سے بچے رہے۔ اور خدا کی روح کی ہدایت سے صحیح صحیح بیان لکھیں یوں یہ کلام الٰہی قلمبند ہوا جو اب ہمارے پاس موجود ہے۔

غور کا مقام ہے کہ پہلے ہماری کتب مقدسہ اس صورت میں نہ تھیں جیسے مجلد ہو کر اب ہمارے پاس موجود ہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ پوستینوں یا پتھروں پر لکھے گئے تھے۔ پھر نبیوں اور رسولوں نے ان کو اپنے ہاتھوں سے لکھا تھا جن میں سے بہت سے پرانے نسخے کتب خانہ میں موجود ہیں اور اس قدر کتب دستیاب نہ ہوتی تھیں جیسے اب ہمارے پاس ہیں کیونکہ اس زمانہ میں چھاپے کی کلیں نہیں تھیں ہاتھ سے نقل کی جاتی تھیں۔ مگر اب چھاپہ خانہ کے وسیلہ سے آسانی اور سستی سے چھپتی ہیں ہم بائبل سوسائٹی کا شکر کرتے ہیں جس کی بدولت سے بائبل مقدس آسانی سے سب لوگوں تک پہنچ سکتی ہے اور دنیا کے تمام ملکوں میں اس کی بدولت سے پائی جاتی ہے یہ سیکڑوں زبانوں میں ترجمہ ہو کے پڑھی جاتی ہے اب دیکھو بائبل چھپکر دنیا کے تمام ملکوں میں پھیلائی جاتی ہیں۔ اب ہمارے پاس بھی ہماری زبان میں ہے۔ اور ہر مسیحی خاندان میں پائی جاتی ہے بلکہ ہر شخص یا ہر بچہ کے پاس بائبل ہے۔

(باقی دارد)

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

بیوی: میں یہ ایک آیت آپ کے لئے پڑھتی ہوں۔ ۱ پطرس ۳: ۲۱ "اور اسی پانی کا مشابہ بھی یعنی بپتسمہ جو یسوع مسیح کے جی اٹھنے کے وسیلے تمہیں بچاتا ہے۔" اس میں تمہارا کیا سوال ہے؟

میاں: مجھے اپنے بپتسمہ سے اس طرح سے جو ہمارا [illegible] نہیں سکتا ہے پوری پوری تسلی ہے لیکن بزرگ تو کہتے تھے یہ صاف تعلیم دیتے ہیں کہ بپتسمہ نجات حاصل کرنے کا نشان ہے۔

بیوی: مجھے ایک اور آیت پڑھنے دیجئے۔ "اب کیوں دیر کرتا ہے اٹھ بپتسمہ لے اور اس سے دعا مانگ کر اپنے گناہوں کو دھو ڈال۔" اعمال ۲۲: ۱۶۔

میاں: میں سوچتا ہوں یہ آیت پہلے کبھی نہیں پڑھی کیا تم بتا سکتی ہو کہ اس کا کیا مطلب ہو کیا تم یقین کرتی ہو کہ بپتسمہ خود پانی چھڑکے جانے سے خود بخود، سچ مچ ہمارے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے؟

بیوی: نہیں میرا یہ ایمان نہیں کہ یہ گناہوں کو دھو سکتا ہے اس کی وجہ میں آپ کو بتاتی ہوں "یوحنا فرماتا ہے "یسوع کا خون ہم کو تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔"

میاں: بائبل نہایت ہی عجیب کتاب ہے ہنوز یہ ہم جیسے عام شخص کی سمجھ میں نہیں آ سکتی۔

بیوی: کوئی بھی اس کو روح کی مدد کے بغیر سمجھ نہیں سکتا۔ روح القدس عام باتوں میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ کہ ہم چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کو سمجھ سکیں۔ صرف مسیح کا خون ہی ہم کو تمام گناہ سے پاک کر سکتا ہے نجات پانی میں نہیں ہے بلکہ مسیح میں ہے۔

میاں: اچھا میں [illegible] سے متفق ہوں لیکن وہ آیتیں جو تم نے پڑھی ہیں مجھے حیران کر رہی ہیں۔

بیوی: میں پھر یہ جتاتی ہوں کہ بپتسمہ سے جسم کی میل کا دھونا مراد نہیں ہے مگر خالص نیت سے خدا کا طالب ہونا مراد ہے۔ اب آپ سنیں تو میں بتاؤں کہ بپتسمہ کس بات کا نشان ہے۔

میاں: میں نہایت ہی دلچسپی اور غور سے سنوں گا

بیوی: ہم جو گنہگار ہیں نجات پانے کے لیے لازم ہے کہ گناہ اور دنیا کی نسبت مر جائیں۔ چاہیے کہ ان سے اپنا تعلق قطع کریں۔ پرانی انسانیت کو [illegible] جس کے بغیر روحانی زندگی کا حاصل کرنا مشکل ہے۔ بالفرض ہم نے اپنے آپ کو دنیا سے علیحدہ کر لیا لیکن لوگ یہ نہیں دیکھ سکتے کہ پرانی انسانیت ہم میں مر گئی ہے اور وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتے ہیں کہ ہماری روح مسیح کے خون سے دھل گئی ہے۔ یہ سب کچھ روح القدس اور مسیح کے خون سے کیا جاتا ہے۔ اور جسمانی آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ظاہرا نشان اس تبدیلی کا نشان ہے جو ہم میں واقع ہوتی ہے۔ ہم اپنے دل میں موت اور زندگی کو محسوس کرتے ہیں۔ اور بپتسمہ ان سب باتوں کا ظاہرا نشان ہے۔ ہم پانی میں ڈبائے جاتے ہیں اس سے موت مراد ہے اور جب پانی سے باہر آتے ہیں تو گویا نئی زندگی کی روح کو حاصل ہوتی ہے۔ بپتسمہ ایک صورت موت اور جی اٹھنے کا [illegible] کا نشان ہے۔ رومیوں میں جہاں سے میں نے تمہارے لئے پڑھا تھا لکھا ہے۔ بپتسمہ زندگی کا مشابہ ہے۔ مرقس ۱۶: ۱۶ میں لکھا ہے "یسوع مسیح پر ایمان لانے ہی سے نجات ملتی ہے" اور بپتسمہ لیا جانا ایک نشان ہے۔ (باقی آئندہ)

شعر و سخن

غزلِ قمر

صلیب کا کلمہ پاک جو شعر دلوں کے نزدیک بیرونی ہے
پیام نجات جا پہنچا موں کیلئے خدا کی قدرت ہے۔ از قمر ہیں ۱۸۱

تعصب کو تہ بدعدہ دستور ہلا میں کیا کیجے
تمہاری بد دعائیں بھی تو ہم دستِ دعا کیجے

بلا سے گر عدو ایذا رسانی پہ ہے آمادہ
مسیحی خاکساری پنچ تن میں کیمیا کیجے

بھلا کیا خاک تم کیجے نہ سر کیجے جدا کیجے
جگر دل میں نہ دی تم نے جسے تم یار کیا کیجے

بتوں کی بت پرستی کو غرض کیا پارسا کیجے
نہ اُن کی نخستیں کیجے نہ اُن کی اتب کیجے

نہیں سمجھنا کو دریں جو گرجا ساتھ کہ ہو
کمینا اس کا ہے یارو مجھے وہ وِرد کیجے

یسوع ہی نہیں وقت مسیح ہی جان بیان کی
نہ کل سب کو نہیں پیرو مسیح کا آسرا کیجے

دلی آئے نہیں آکے نہ پائے دیکھنے والے
کیا مردوں کو زندہ یہ بلند ہے پیدا کیجے

اقنوم تین بعینہ ہے کہ تثلیث کا یارو
وہی کیجے اے جو معنی ابن خدا کیجے

بشر کی تاب کیا کیجے تو جو بھید ہے خالق
جو ہے ہستی سے اپنی بے نمود خاک کیا کیجے

یہ کیسی مہربانی ہے ہوا فرمان بشر کو یہ
بُرا کہو کسی کو تو خدا کو گرفتار کیجے

نہ دو جب تک فلک سے رہبری آنکھ کو تر حاصل
نہ ہی یہ دینداری ہے کسی کو پارسا کیجے۔

انتخاب الاخبار

ٹھگ جوتشی

ایک بیوہ کا بیس ہزار روپیہ اُڑا لے گئے

جبئی کی پولیس آج کل ایک عجیب چوری کی تحقیق کر رہی ہے جس میں چند ٹھگ جوتشی جبئی کی ایک بیوہ کا بیس ہزار روپیہ اُڑا لے گئے ہیں۔ بیوہ استری نے پولیس کے روبرو ذیل کا بیان دیا ہے۔

میرا خاوند تقریباً چالیس ہزار روپیہ کی جائداد چھوڑ مرا تھا۔ تقریباً ایک ماہ گذرا کہ دو برہمن میرے گھر آئے اور گھر کی کشا کے لئے مجھ سے اصرار چاہی میں نے ان کو کچھ روپے دے دیئے۔ کئی دنوں کے بعد وہ پھر میرے پاس آئے اور بولے کہ ہم اگنیہ جوتشی ہیں۔ اس پر میں نے اپنی جنم پتری انہیں دکھلائی جب وہ دونوں میری جنم پتری دیکھ رہے تھے کہ ایک تیسرا شخص میرے پاس آیا اور بولا کہ ہم لوگوں نے اپنے ملک سے کلکتے کی جس لاٹری ٹکٹ کے خریدنے کی بابت رقم کی اتنی دی ٹکٹ جیت میں نکلا۔ اس نے اب تمہیں انعام دینے کے لئے گھر بلایا ہے۔ وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے بیوہ استری سے کہا کہ تمہارا جنم پتر دیکھنے کے بعد تمہارے نام لاٹری کا کوئی نام نکالنے کی کوشش کریں گے۔ پندرہ دن کے بعد پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اگر ٹکٹ خریدنے کے لئے سات ہزار روپیہ دو تو تم بیس ہزار روپیہ جیتا لو گے۔ ان کے دام میں آکر استری نے روپئے دے دیئے۔ کئی روز کے بعد ان دونوں ٹھگوں میں سے پھر ایک میرے پاس آیا اور بولا کہ مجھے ۲ ہزار روپیہ دو تو میں جیت سکنے کے لئے پرشنشان کروں۔ استری کے پاس نقد روپئے نہ تھے۔ اس نے اُس کے پاس تقریباً زیور روپئے کی قیمت کے زیور دے دیئے۔ اس کے کئی دن بعد پھر وہ آیا۔ اور پرشنشان کیلئے ہزار روپئے مانگے۔ اور چھ رات جھک گئے کئی دن کے بعد پھر ان لوگوں نے سات ہزار روپیہ مانگے۔ اور کہا کہ پرشنشان کر لیا گیا ہے تو ہم لوگ بھاگ جائینگے۔ اس وقت میری نند بھی اور دیور بھی گھر تھے۔ اس لئے میں رقم کہاں سے دیتی بلکہ بھی کسی نہ کسی طرح میں نے چار سو روپیہ ان کو دیئے۔ ٹھگ ناکامیاب دیکھ کر انہوں نے پھر مجھ سے دو ہزار روپئے مانگے۔ اور اسی مجھے ان لوگوں نے دھمکی دی کہ اگر تم روپئے نہ دو گی تو مر جاؤ گی۔ تب سے یہ لوگ غائب ہیں۔ پرماتما ایسے جوتشیوں سے ہمیں پناہ دے۔ لیکن ذرا استری کی بیوقوفی یا کوتاہی کو دیکھئے۔ اس پر بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ استریوں کو تعلیم نہیں دینی چاہئے۔ اب بھلا ایسے لوگوں کا کیا کیا جاوے۔ (لیڈر گزٹ)

درخت پر چڑھنے والا چیتا

نینی تال کے گرد و نواح میں ایک عرصہ سے ایک چیتا تین ماہ میں چند عورتوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس نے ایک عورت کو نینی تال کے ۔ میل کے فاصلہ پر ہلاک کیا۔ ہمراہی عورتوں نے بھاگ کر گاؤں میں خبر کی۔ لوگ آئے۔ چیتا روپوش ہو گیا۔ عورت کی نعش بلند درخت کی شاخ میں باندھ دی گئی اور نینی تال سے ایک صاحب بلائے گئے کہ جب چیتا نعش لینے آئے تو ہلاک کیا جائے۔ چیتا آیا۔ درخت پر چڑھا۔ نعش لے گیا۔ درخت کی پیندی پر اس کے پنجوں کے نشان تھے اور جسم کے بال چند اور شاخوں پر چپٹے ہوئے تھے۔ چیتا مارا نہیں گیا ہے۔ وہ درختوں پر چڑھنے میں مشتاق معلوم ہوتا ہے۔ (ہمدرد گزٹ)

ہندوستان میں کاغذ سازی

(تسلیم تہذیب اور تجارت)

کے ساتھ ساتھ ملک میں کاغذ کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ مگر ہندوستان میں کاغذ کے متعدد کارخانے کھل جانے کے باوجود کاغذ کی بہت بڑی مقدار اب تک جرمنی اسٹریا۔ سویڈن۔ ناروے اور انگلینڈ وغیرہ سے آتی ہے۔ جو کاغذ ہندوستان میں تیار ہوتا ہے۔ اس کے لئے بھی زیادہ تر پلپ یعنی لکڑی کا لُبدہ جس سے کاغذ تیار کیا جاتا ہے۔ انہیں ملکوں سے منگوایا جاتا ہے۔ جہاں سے کاغذ آتا ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں خود ایسی لکڑی اور بابڑ گھاس موجود ہے جس سے اعلےٰ کاغذ کا مصالحہ (پلپ) تیار ہو سکتا ہے۔ لیکن قباحت یہ ہے کہ اس لکڑی یا گھاس کو کاغذ کے کارخانوں تک پہنچانے میں جو خرچ پڑتا ہے وہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ولایتی تیار شدہ مصالحہ مقابلتاً سستا پڑتا ہے لیکن اب کلکتہ میں ایک کمپنی اس غرض سے قائم ہوئی ہے کہ خام میٹیریل سے پلپ تیار کرنے کا کارخانہ کھولنے کا انتظام کریں جہاں اس مصرف کے درخت اور گھاس بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اگر کمپنی اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگئی تو یقین ہے کہ ہندوستان میں کارخانہ جات کاغذ سازی کو ولایتی کے مقابلہ میں ہندوستانی پلپ ارزاں اور اچھا ملسکیگا۔ اس طرح ملک کی ایک بہت بڑی تجارتی اور صنعتی ضرورت پوری ہو جائیگی۔

(ہمدرد)

ہوائی سفر لنڈن سے ہندوستان تک

(اہل مغرب کی نظر میں ہوائی جہازوں کے ساتھ کرنسی بات)

جب جب ممکن سمجھا جائے۔ لندن سے ہندوستان تک خشکی کے سفر کے لئے ریل کی تجویزیں جو سالہا سال سے سوچی جا رہی ہیں۔ ابھی عملی صورت اختیار کرنے نہیں پائیں۔ کہ لندن اور ہندوستان کے درمیان ہوائی سفر کا انتظام بھی ہو گیا۔ اور تجویز یہ ہوئی ہے جہاز لنڈن سے چلکر اٹلیا اور وہاں سے دریائے مڈیٹرینیب کے کنارے کنارے سکندریہ اور پھر وہ سے ہوکے اور پلستینہ کی شمال سے بغداد ہوتے ہوئے خلیج فارس اور دیگر عرب کے کنارے کنارے کراچی پہونچیگا۔ اس غرض سے ایک مشورہ کی کونسل مقرر ہوگئی ہے جس کے سکرٹری ایک موٹر انجنیئر آمین الینسٹ ایشلی ہیں جو عنقریب اسی راستہ کا سفر کرکے جہاز کے تنزل ہونے کے لئے سٹیشن بنائینگے۔ اور ابتدائی انتظام کرینگے۔ اس تحریک کی بہت سی اغراض بیان کی گئی ہیں جن میں سے ایک یہ ثابت کرنا ہے کہ ہندوستان میں انگریز پہنچ سکتے ہیں اور اس سے ان ممالک میں جو ہوائی سفر کے راستہ میں آئینگے۔ بالخصوص ہندوستان میں انگلینڈ کی عظمت بہانا مقصود ہے۔ اور ہندوستان میں بھی افسروں کو پرواز سکھانے کیلئے ہوائی سکول قائم کرنے میں مدد ملیگی۔

(ہمدم)

پشاور میں ایک بھاری چوری

(پشاور کے ایک نامہ)

شہر پشاور میں مشہور سوداگر لالہ جگن ناتھ مہر سینے کی دکان میں ایک بڑی بھاری چوری ہوگئی۔ چور ایک بکس جس میں کہ جواہرات سونا اور نقدی تھا۔ لیکر فرار ہوگئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ اور اب تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ (دیپ کاش)

کراچی کی ایک مسلمان بیٹی نے خونخوار کی چھنیوں سے تنگ آکر اپنی جان دیدی اور جل مری۔

بچوں کی پوشاک کا نیا اور نہایت سستا طریقہ

حافظ محمد ابراہیم ایسا کون شخص ہے جو شوقیہ خرچ کرتا ہے بچوں پر ... [illegible] ... اب بچے خوش ہوتے ... [illegible]

جناب ایک دفعہ ہم ازراہ کرم ضرور آزمائش کیجئے ... [illegible] ... استفادہ کیجئے۔

کپڑوں کے ٹکڑے صدہا قسم کے

قیمت مال نمبر ۱ ... [illegible]

قیمت مال نمبر ۲ ... [illegible]

ضروری اطلاع

[illegible]

خوشبو دار چھالیہ اس کے استعمال ... [illegible]

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جیس آر صاحب حصہ اوّل - ۶ ر +
تحقیق بائیبل	مصنفہ مرقس لو اورز صاحب - ۳ ر +
طالبان حق	کینن فیرر صاحب (وی - وی - ۹ ر +

سوال و جواب

فارسی اردو	قیمت	۲ پائی +
رومن اردو	"	۲ پائی +
گورمکھی	"	۲ پائی +
بچوں کی پرورش	"	۱ر +
تواریخ بائیبل	"	۳ر +
حیات مسیح	"	۱۲ر +
مسیح کا نمونہ	"	۸ر +
سید عزلیس اردو	"	۱ر +
گورمکھی	"	۱ر +

۱- اسلام میں مسیح ۱ر
۲- ینابیع القرآن ۳ر
۳- بائیبل یا قرآن ۱ر
۴- ہندوؤں کے دس اوتار ۱ر
۵- آواگون یا آئندہ زندگی ۱ر
۶- تناسخ کا کھنڈن ۱ر
۷- سیر ہند معہ تصویرات اردو ۵

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کے مطالعے سے ہر گھر کے لئے اصلاح ہو سکتی ہے +

۱- راسپال سنگھ رومن اردو ۸ر +
۲- تلاش حق اردو و رومن اردو ۲ر ۹ر +
۳- دولت لازوال اردو ۲ر - ۸ر -
رومن اردو ۸ر +
۴- عزت بے مثال اردو ۳ر - ۵ر
رومن اردو ۸ر +
۵- اصلاح اخلاق ۳ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷- شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۸- سچی اور جھوٹی خیرات ۲ پائی +
۹- صفائی کی ضرورت ۲ پائی
۱۰- رہنمائے تعلیم رومن اردو ۲ر

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہ تیل جو تمسٹو اسا تختشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگا لگاتے ہی سفید بال کا لے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو برش کے پرے یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خضاب کی نظروں میں جوان معلوم ہو گا نہایت عجیب رنگ عجیب تیل ہے ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے +

قیمت فی بکس ایک روپیہ ۸ آرڈر بذریعہ وی - پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ حضرت مولانا محقق یزدانی صاحب پیر سید لور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی نمبر ۲ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کارگزین ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے دو سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم ایم کانتی کی کمپنی

سنگ مرمر و ظہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرش کے لائق سفید اور دیسی اور ولایتی ٹائلیں اور لال لادیاں منگلوری ٹھپا اور سنگ مرمر کے جو کھٹے - پارٹ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہیں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ کی کفایت کے نرخ سے ملیںگے -

ملنے کا پتہ

ایم ایم کانتی اینڈ کمپنی نمبر ۲ گشتم ڈوس روڈ سرکل بمبئی

پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان فقط تھوڑے عرصے کے لئے سہ[illegible] گھٹا دیا ہے +

جیبی گھڑیاں

میٹل خیالط واچ قیمت ےعہ

میٹل سورج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس

میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۳ برس

میٹل پروانزر واچ۔ قیمت ہے گارنٹی ۵ برس

میٹل پرائمیرو واچ۔ قیمت عہ گارنٹی ۵ برس

یہہ گھڑیاں موڑ کے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +

میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت سعہ

چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ

ان کے علاوہ وہ ٹائم پیس صہ سے لیکر [illegible] تک کی قیمت کے ہیں +

چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی عہ سے لیکر [illegible] تک اور دیوار پر لگانیکے کلاک اور میٹنگ کلاک صہ سے لیکر [illegible] تک ملیں گے +

زیادہ کیفیت کیلئے فہرست بالتصویر مفت بھیجی جاتی ہے

مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ چنی لال چھگن لال

بمقام ۲۸۸ عبد الرحمن اسٹریٹ بمبئی

ڈاکٹر لیس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

[illegible] بدہضمی [illegible] دست صاف [illegible] پیٹ میں [illegible] نہیں ہوتی [illegible] صاحب [illegible] دیکھے [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] ایک سے [illegible] محصول ڈاک [illegible]

درد اور ریاحی درد کی دوا

[illegible] درد [illegible] ہوجاتا ہے [illegible] آرام ہوجاتا ہے [illegible] قیمت [illegible] ایک سے [illegible] +

المشتہر

ڈاکٹر لیس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی بیمیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جنکو سے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۸۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبرن نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریب ۲ و ۸ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس اردو انگریزی انچینگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو اور شد ہا لیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر امن گوپال کا آیورویدک نسخہ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو صاف کرتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہے تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہوا اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا اثر رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بیقاعدہ بیماریاں لقوہ گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا۔ یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے دھبے ہوجانا اور سیاہ داغ پڑنا تالو منہہ یا گلے میں سوجن ہوجانا ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آس کرنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر ورم ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے کے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۔ہ

ملنے کا پتہ گوتم راؤ کیشو

کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برلوہ نے چھاپا